جلد ۳ | ۳۔ اگست ۱۹۱۵ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۸

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمد للہ کہ حضرت اقدس کی صحت پہلے سے بہت اچھی ہے حضور نے عورتوں کا درس شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کلی عطاء فرماوے تاکہ مرد بھی حضور کے قرآنی نکات و معارف سے مستفید ہوسکیں ۞

مسجد اقصیٰ میں عورتیں اوّل وقت صلوٰۃ تراویح میں شامل ہوکر قرآن کریم سنتی ہیں ۞

۲۰۔ رمضان المبارک کو انشاء اللہ العزیز مسجد مبارک میں قرآن کریم ختم ہو جائیگا ۞

آج کل ان دنوں میں خدا تعالیٰ کی رحمت کا خاص طور پر نزول ہے۔ اس لئے احباب حضور کی خدمت میں خاص طور پر دعا کے لئے یاد دلاتے رہیں

آج ۲۔ اگست کی صبح سحری سے قبل اچھی خاصی بارش ہوگئی ہے ۞ ماسٹر عبدالرحیم صاحب اور شیخ محمد یوسف صاحب غیر احمدیوں کی درخواست پر رد پڑھنے گئے ہیں۔

اخبار احمدیہ

بولون (فرانس) سے برادر مکرم بابو عبدالرحیم صاحب کلرک بیس پوسٹ آفیس لکھتے ہیں کہ اس وقت یہاں فرانس میں جو احمدی احباب ہیں انکے واسطے سب دست دعائے خیر فرماویں ۞

ٹانگو (برہما) سے نور محمد صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں محمد حسین نامی ایک احمدی لڑکا تھا ہم دونوں ایک جگہ ملازم تھے وہ عیسائیوں۔ آریوں۔ سکھوں۔ مسلمانوں پر مذہبی گفتگو میں ہمیشہ غالب آتا تھا۔ اس کی وجہ سے میں بھی احمدی ہو گیا پھر محمد حسین رنگون چلا گیا۔ وہاں چند روز کے بعد دریافت کیا تو کچھ پتہ نہ ملا۔ آخر ایک ہوٹل میں گیا۔ وہاں بڑے بڑے لوگ بیٹھے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ ایک پنجابی لڑکے نے عیسائیوں کو شکست دی۔ اور ہمنے ایسی باتیں پہلے کبھی نہیں سنیں تو مینے کہا کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کا مُرید تھا ۞

راولپنڈی سے ہمارے مبلغ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری لکھتے ہیں کہ ایک نائب تحصیلدار نے کہا۔ لولا انزل علیہ کنز۔ یعنی مرزا صاحب پر کیوں خزانے نہیں اتارے گئے تو مینے کہا کہ ایسے خزانے تو رسول کریمؐ سے بھی لوگ مانگتے رہے تو وہ حیران و ساکت ہو گیا پھر اس کے بعد ایک انگریز پادری سے گفتگو ہوئی جو مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہہ رہا تھا کہ تمہارا محمدؐ فوت ہو گیا ہے۔ اور اس نے خدا کو بھی نہیں دیکھا مگر ہمارے یسوع نے خدا کو دیکھا۔ اور تمہارے قرآن سے اس کا زندہ ہونا ثابت ہے سب مسلمانوں نے کہا کہ اس کا جواب ہم سوچکر دینگے۔ آخر انہیں سے ایکنے کہا کہ محمدؐ صاحب چونکہ بوجھل تھے اس لئے زمین میں رہے۔ اور مسیح چونکہ ہلکا تھا وہ آسمان پر چلا گیا۔ اس کے بعد مینے

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہُوا)

پادری سے کہا۔ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ نہیں دیکھا۔ بلکہ اس سے رُو سے تو نبی کریم نے دو دفعہ خدا کو دیکھا۔ پھر پادری گھبرا گیا +

منکران خلافت سے بیزار ہو کر ایک دوست منصوری حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ میں بیعت خلافت کا عریضہ اب تک نہ بھیج سکا جس کا مجھے افسوس ہے۔ اور یہ میری فی الواقع کمزوری تھی۔ الحمد للہ کہ اب حقیقت کا انکشاف ہو گیا کہ منکرین خلافت فی الواقع غلطی پر ہیں۔ خدا انہیں ہدایت دے۔ اب میں بتوفیق ایزدی تحریری بیعت بذریعہ عریضہ ہذا خدمت والا میں ارسال کر کے دُعائے استقامت کا خواستگار ہوں +

میدان جنگ کو جانیوالے دو مُریدان با اخلاص نے حضرت کی خدمت میں دُعا کے واسطے لکھا تھا۔ آپ نے انکو یہ جواب لکھایا:-

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ دُعا کروں گا۔ اگر جنگ پر جانا پڑے تو ان باتوں کو اچھی طرح یاد رکھنا:-

(۱) سب سے بڑا حاکم اللہ تعالیٰ ہے اس کے حکموں کے خلاف نہ کرنا۔ نماز وقت پر ادا کرنا اگر کام کا وقت ہو۔ اور افسر اجازت نہ دیں تو اکٹھی کر کے پڑھ لینا خواہ پانچ چھ نمازیں ہی ملا کر پڑھنی پڑیں۔ چلتے چلتے اشارہ سے بھی نماز ہو سکتی ہے اور ہر طرح سے نیکی و تقوےٰ دکھانے کی کوشش کرنا۔

(۲) افسروں کی اطاعت کرنا اور گھبرانا بالکل نہیں سب عزتیں تکلیف اُٹھا کر ہی ملتی ہیں۔ گورنمنٹ کی خدمت میں جہانتک ہو سکے کوشش کرنا نماز غیر احمدی کے پیچھے نہ پڑھنا بلکہ انکو سیدھے راستہ کی خبر دیتے رہنا اور کبھی موقعہ ملے تو دُعا کے لئے یاد دلاتے رہنا۔ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنا۔ اور کبھی اپنے آپ کو اکیلا نہ سمجھنا۔ کیونکہ خدا مومن کے ساتھ ہوتا ہے +

پیغام سے نفرت۔ لاہور سے ایک معزز دوست لکھتے ہیں۔ ایک غیر احمدی رئیس محض شوقیہ پیغام کا پرچہ لیا کرتے تھے۔ آج جو میں ان سے ملا تو وہ نوکر کو سخت تاکید کر رہے تھے کہ اب مت خریدنا اور اخبار لانیوالے کو منع کر دینا کہ آئندہ یہاں نہ لایا کرے۔ دوسرے شخص نے پوچھا کیوں کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اول تو اس میں کچھ ہوتا ہی نہیں دوم یہ اتنا جھوٹ لکھتا ہے کہ جس کا کچھ ٹھکانا نہیں دیکھو غضب خدا کا۔ ہمنے خود میاں صاحب کی تقریر سُنی ہے اور سب کچھ بچشم خود دیکھا ہے۔ خلقت لٹو ہو رہی تھی اور انہوں نے پیغام میں کس طرح خلاف واقعہ لکھا ہے۔ اس کو دیکھ کر اس پرچہ سے سخت نفرت ہو گئی ہے۔ افسوس یہ لوگ دور دراز رہنے والوں کو کس طرح دھوکہ میں ڈالنے کی کارروائی کرتے ہیں۔ اگر ہم بچشم خود جلسہ کی کارروائی نہ دیکھتے۔ اور تقریر نہ سُنتے تو ہم بھی اس کو سچا ہی سمجھ لیتے +

جنگ یوروپ

رُوس کی جنگ - لنڈن ۲۸ جولائی - پیٹروگراڈ - رُوسیوں کے پیچھے ہٹ جانے فوجوں کو بہتر ترتیب دینے اور بعض مقامات کو چھوڑ دینے سے ان کا محاذ گذشتہ پندرہ دن میں گھٹ کر ۷ سو میل تک رہ گیا ہے جسمیں سے پانسو میل سے اُوپر جنگ ہو رہی ہے۔ سب سے زیادہ فوجیں جنرل مکنسن کے محاذ پر لبلین کے جنوب میں لڑ رہی ہیں۔ لیکن ناریو کے محاذ پر حالت کے نازک ہونے کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ایک عظیم الشان فوج ۴۰ میل کے محاذ پر کیڈانی اور پونی وٹز کے درمیان پیشقدمی کر رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبجات بالٹک کی طرف سے ایک عظیم الشان حملہ ہونے والا ہے جس سے دشمن کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ نیمن کے دفاعی مقامات کے پیچھے پہنچ جائے۔ اسی نقل و حرکت کے ساتھ جنوب مغرب کیطرف سے قلعہ کوونو کے مدخلات پر حملہ کیا جائیگا۔ اور کہا جاتا ہے کہ جرمنی کی شمالی فوجیں ناریو کے محاذ پر قلعہ کوونو اور ڈوئنسک کے درمیان پیشقدمی کر رہی ہیں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمن جنرل مکنسن کی دھیمی ترقی سے جو وہ روسیوں کی خوفناک مقاومت کے برخلاف کر رہا ہے۔ بے صبر ہو رہے ہیں۔ اور اب وہ تازہ کوشش کر رہے ہیں کہ شمال کے ساتھ وارسا کے آمد و رفت کا سلسلہ قطع کر دیں گرمی کی وجہ سے یہاں کئی آدمی بیہوش ہو کر کئی مر گئے ہیں +

رُوسیوں کا اپنے قدم جمانا - لنڈن ۲۸ جولائی - ایمسٹرڈم - وارسا کی حال کی لڑائی میں رُوسی نیلا ہرا اپنے قدم جمانے کی کارروائی سے کچھ زیادہ کر رہے ہیں۔ آج رات کی برلن کی سرکاری اطلاع مختصر ہے۔ اسمیں تسلیم کیا گیا ہے کہ روسیوں نے ناریو کے محاذ اور وارسا کے سامنے سخت حملہ کیا۔ جرمنوں کا ادعا ہے کہ انہوں نے دو ہزار قیدی پکڑے ہیں لیکن ان کا یہ ادعا قابل پذیرائی نہیں ہے۔ کیونکہ انکی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ ایک وسیع محاذ پر بکھرے گئے ہیں جہاں روسی حملے کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روشن کے علاقہ میں شدید جنگ ہو رہی ہے جو کم ہوتے ہیں نظر نہیں آتی۔ سرکاری اطلاع میں ایک گاؤں کا حوالہ دیا گیا ہے جو بلونی سے کچھ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ بظاہر جرمن بڑی دور تک پیچھے ہٹا دیئے گئے ہیں۔ اطلاع میں بیان کیا گیا ہے کہ لبلین اور چولم کی حالت غیر متغیر ہے +

جرمنوں کی سخت شکست - لنڈن ۲۹ جولائی - آج سرکاری اطلاع میں درج ہے کہ رُوسی تمام محاذ پر کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ اور وارسا کی بڑی مضبوطی کے ساتھ حفاظت کی جا رہی ہے۔ رُوسی صوبجات بالٹک اور نیمن کے محاذ کی لڑائیوں میں بہتر کام کر رہے ہیں۔ اور دشمن کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ جرمنوں نے کئی مقامات پر ناریو کو عبور کرنے کے واسطے لگاتار کوشش کی لیکن روسیوں نے جوابی حملے کر کے انکو شکست دی +

رُوس پر جرمن حملہ - لنڈن ۲۸ جولائی - صوبجات بالٹک میں جرمنی کی جنگی کارروائی کے متعلق لوگوں کی توجہ بڑھتی جاتی ہے۔ نیمن اور ڈوینا کے مابین کی کارروائی کی بابت گرینڈ ڈیوک نے جو کچھ بیان کیا ہے اُسے معنی خیز خیال کیا جاتا ہے۔ اس کارروائی کا مُدعا یہ ہے کہ ریلوے لائن کا تعلق جو وارسا سے پیٹروگراڈ کو جاتی ہے قطع کر دیا جاوے +

کارسو میں مزید ترقی - لنڈن ۲۸ جولائی - روما کی ایک سرکاری اطلاع منظر ہے کہ دشمن نے کہر کی آڑ میں حملہ کرنے کے لئے کوشش کی لیکن وہ فوراً پسپا کیا گیا۔ ہماری اپنی فوج نے پلیکولو کے محاذ میں متعدد خندقوں پر قبضہ کیا۔ آج کے دن ہم نے کارسو میں اس کارآمد مورچہ کو مستحکم کرنے میں صرف کیا جو ۲۶ تاریخ کو چھینا تھا لیکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ر اگست ۱۹۱۵ء

مسیحیت کا حملہ
اسلامی ہند پر

عیسائی مذہب کے سرگرم کارکنوں کی یہ تجویز کہ ایک زبردست مشن کے ذریعہ مسلمانانِ ہند میں تبلیغی کام بہت اعلیٰ پیمانہ پر شروع کیا جائے عنقریب معرض ظہور میں آنے والی ہے۔ بمبئی کے ریونڈر اے۔ جے۔ پی۔ فرنچ نے لاٹ پادری صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ اس تجویز کو اینگلیکن چرچ کے ذمہ وار اصحاب میں پیش کریں۔ نیز اکثر مسیحی مبلغین کی طرف سے تحریک کی گئی ہے کہ تمام مشنوں کے اتفاق سے ایک آل انڈیا کرسچن مشن قائم کیا جائے جس میں مبلغین کو تبلیغ کے کام کی پوری پوری تعلیم دی جائے اور کام کرنیوالوں کو ہندوستان کے ہر حصہ میں تقسیم کر دیا جائے۔ جن کو وقتاً فوقتاً ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کیا جا سکے۔ مسیحی مبلغین کو یہ ضرورت کیوں پیش آئی اسکی تصریح بھی انہوں نے اس اپیل میں خود ہی اس طرح کر دی ہے کہ مسلمانان ہند کے متعلق مسیحی مشنریوں کی غفلت اور سہل انگاری نہایت افسوسناک نتائج پیدا کر رہی ہے۔ کیونکہ مسلمان اسوقت شک و شبہ کی حالت میں ہیں۔ اور حیف ہے کہ غیر متیقن دلوں پر اثر ڈالنے کے لئے بہت کم کوشش کی جا رہی ہے۔ اسکے لئے ایسے نکتہ رس مصلحت اندیش اور مذہبی کام کرنیوالوں کی ضرورت ہے جو اسلامی ممالک اور مسلمانوں کے خیالات اور جذبات سے پوری پوری آگاہی رکھتے ہوں اور نوجوان مسلمانوں پر یہ ثابت کر سکیں کہ یسوع مسیح انکی حاجت روائی ایک ایسے طریقہ سے کر سکتا ہے کہ انکا اپنا پیغمبر بھی نہیں کر سکتا۔ ان باتوں کے بعد مسیحی صاحبان توقع رکھتے ہیں۔ کہ اگر تمام کلیسیا ملکر اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ تو مسلمانان ہند پر اسکا اثر نہایت اہم اور دیرپا ہوگا۔ ضرورت ہے۔ کہ ہندوستان کے اہم مرکزوں میں اقامت اختیار کی جائے کارکنوں کی تعلیم کا وسیع پیمانہ پر بندوبست کیا جائے اور دیگر دیسی زبانوں میں کافی مسالہ تیار کر کے شائع کیا جائے۔ اور یسوع مسیح کو ہندوستانی مسلمانوں کے روبرو پیش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ کیونکہ ان میں سے بہت سے لوگ کسی ایسے مذہب کی تلاش میں سرگردان ہیں جو ان کے آبائی مذہب سے زیادہ تسلی بخش ہو۔

ہمیں وہ وقت قریب دکھائی دے رہا ہے جبکہ مسیحی مشنری اپنے مجوزہ مشن کے کام میں مشغول ہو جائینگے اسلئے ضرورت ہے کہ اسوقت ان مسلمانوں کو جو اپنے حالات و خیالات کی وجہ سے حاملان مسیحیت کی نظر میں لقمہ تر بنے ہوئے ہیں آگاہ کیا جائے کہ اگر وہ اب بھی سچے مسلمان اور اصل اسلام کے پابند ہو جائیں تو ممکن نہیں کہ کسی کا حملہ ان پر کارگر ہو سکے لیکن افسوس کہ مسلمانوں کو حقیقی دین اسلام کی طرف توجہ نہیں چنانچہ انہی کا ایک اخبار عیسائیوں کے اس خطرہ سے اطلاع دیتا ہوا لکھتا ہے کہ "مسیحی مبلغین نے اپنی اپیل میں ہندوستانی مسلمانوں کی جو حالت بیان کی ہے ہم کو افسوس کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ غلط نہیں ہے۔" پھر لکھتا ہے۔ "مذہب کی عملی پابندی اسلامی آبادی کے حصہ اعظم سے مفقود ہو چکی ہے۔" کیا ایسی حالت کے ہوتے ہوئے ابھی وقت نہیں آیا کہ مسلمان اپنی اصلاح کی فکر کریں اور دشمنان اسلام کی تجاویز دام افگنی سے آگاہ ہو کر صلیبی مذہب کے جال سے بچنے میں ساعی ہوں۔ ضرور وہ وقت آگیا ہے لیکن اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ مسلمان اس مسیحی حملہ کا اندفاع کر بھی سکتے ہیں یا نہیں ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے اکثر عقائد موجودہ کی شکستہ و بوسیدہ دیوار اس سیلاب کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔

مسلمان حضرت مسیح کو آسمان پر بجسد عنصری زندہ مانکر عیسائیت کے مقابلہ میں پا برجا نہیں رہ سکتے اور نہ اپنی اصلاح اور غلبہ دین کا آخری سہارا حضرت مسیح ناصری کو قرار دیکر اپنے آپ کو عیسائیت کے پنجہ سے چھڑا سکتے ہیں۔ کیونکہ جو انسان حضرت مسیح کو ۱۹ سو سال سے حی و قیوم مانتا ہے اسے طرح طرح کی ترغیبات میں لپٹے ہوئے اس عقیدہ کو ماننے میں کہ مسیح ابن اللہ ہے کوئی آڑ نہیں ہو سکتی اور وہ انسان جو اپنی دینی اصلاح کے ساتھ ہی دنیاوی شان و شوکت کے حصول کی آس حضرت مسیح سے وابستہ رکھتا ہے اسے دنیوی اغراض و فوائد دم نقد حاصل ہوتے دیکھکر اپنے اخروی انعامات کا انحصار حضرت مسیح کے کفارہ پر رکھنے میں کیا تامل ہو سکتا ہے۔ یہی ایسی باتیں ہیں جن کے مسلمانوں میں موجود ہونیکی وجہ سے عیسائی صاحبان انہیں خاص طور پر اپنے آغوش میں لینے کی کوشش کرنے لگے ہیں لیکن ہم انہیں آگاہ کرتے ہیں کہ اگر وہ عیسائیت کی کمند سے بچنا چاہتے ہیں تو خدا تعالےٰ کے اس برگزیدہ انسان کے دامن شفقت سے وابستہ ہو جائیں جسے خدا نے مسیح موعود بنا کر کسر صلیب کے لئے بھیجا اور نہایت روشن دلائل و براہین کے ذریعہ صلیبی فتنہ کے مٹانے اور اسلام کا بول بالا کرنے پر مامور فرمایا اور جس نے ساہا سال کے قلمی جہاد سے بفضل خدا قرار واقعی طور پر ثابت کر دکھایا کہ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی کچھ حقیقت نہیں اور نہ اسمیں کوئی ایسی خوبی ہے جسے اسلامی اعتقادات و تعلیمات صحیحہ کے بالمقابل پیش کرنے کی کسی کو جرأت ہو سکے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام عقاید باطلہ اور توہمات فاسدہ کو دور کر کے اسلام کا صاف اور روشن چہرہ دنیا پر ظاہر کر دیا اور اسلام کی سچی متبع ایک جماعت قائم کر دی ہے جس کے مقابلہ میں آکر عیسائی صاحبان خوب معلوم کر چکے ہیں۔ کہ ان لوگوں سے مذہبی گفتگو کرنا اپنی قلعی کھلوانا ہے اور اب وہ سلامتی اسی میں سمجھتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو احمدیوں سے پہلو ہی بچایا جائے

پس اگر اہل اسلام عیسائیت کے اس حملہ سے بچنا اور اپنی اولاد کو اسلام پر قائم رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو جائیں تاکہ اسلام کے اس مضبوط اور پختہ قلعہ کے اندر انکی جائے قیام ہو۔ جس کی دیوار کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا تو اے مسلمانو! وہ دن آتا ہے جبکہ تمہاری نئی نسلیں جو حیات مسیح و رفع الی السماء وغیرہ بیہودہ عقائد کے سبب پہلے ہی اسلام سے متنفر ہو چکی ہیں بہت جلد عیسائیت کی گود میں کھیلتی نظر آئینگی

خدایا مسلمانوں کو اپنا اور اپنی اولاد کا نفع و نقصان سمجھنے کی توفیق عنایت فرما۔ تاکہ وہ تیرے فرستادہ مسیح موعود کو پہچان کر فی الحقیقت دائرہ اسلام میں آجائیں اور مذاہب باطلہ کی دستبرد سے محفوظ رہیں۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مُباحثہ شملہ

پیغام ۳ جلد ۳ مورخہ ۱۵ - جولائی ۱۹۱۵ء میں منشی عبدالحق صاحب نے مباحثہ شملہ کے متعلق کچھ لکھا ہے لیکن بعض باتیں صریحاً غلط ہیں اس لئے میں ان باتوں کی تصحیح و توضیح کرنا چاہتا ہوں :۔

منشی عمر الدین صاحب ابھی قادیان میں ہی تھے۔ کہ بابو عبدالحق صاحب نے غیر احمدیوں کو بلاکر دو مرتبہ لیکچر دئے جن میں پیغامیوں کے عقاید خصوصاً غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے اور احمدی عقائد سے انہیں متنفر بنانے کی کوشش کی۔ مولوی عمرالدین صاحب سے بھی خط و کتابت ہوتی رہی جسمیں مولوی صاحب موصوف نے یہ کوشش کی۔ کہ کسی طرح بابو عبدالحق کو راہ راست نظر آجائے۔ آخر جب مولوی صاحب موصوف قادیان سے واپس آئے تو زبانی سمجہانا شروع کیا۔ مگر عبدالحق نے عموماً پہلو تہی کی۔ اور اکثر جب کسی مسئلے میں لاچار ہوتے تو کہدیتے۔ کہ کسی Commonsense (معمولی سمجھ) والے غیر احمدی سے فیصلہ لے لو۔ آخر اس بار بار کے تقاضا پر مولوی عمرالدین صاحب نے کہا کہ چلو ہم کسی ذی علم غیر احمدی کو ہی ثالث مان لیتے ہیں۔ اور چونکہ مسٹر محمد عمر صاحب وکیل کی موجودگی میں عبدالحق نے اپنے لیکچر دئے تھے۔ اس لئے مولوی صاحب نے کہا کہ چلو ہم مسٹر محمد عمر صاحب کو ہی ثالث مان لیتے ہیں۔ اور اس طرح فریقین کی رضامندی سے وکیل صاحب مذکور ثالث مقرر اور منتخب ہوئے۔ اور مباحثہ شروع ہوا۔ ابھی دو ہی دن مولوی صاحب نے تقریر کی تھی کہ عبدالحق صاحب کو لاہوری کمک کی ضرورت پیش آگئی۔ اور نبوت مسیح موعود کا صریح منکر مرہم عیسیٰ بابو عبدالحق صاحب کی مدد کے لئے بھیجا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عبدالحق نے بھی نبوت مسیح موعود سے انکار کر دیا۔ اور وہ تحریریں پیش کی گئیں۔ جنمیں حضرت مسیح موعود نے تشریعی نبوت کا انکار کیا ہے۔ اور کفر و اسلام کے مسئلہ میں بعض متشابہات کو پیش کیا۔ لیکن جب جواب الجواب کی نوبت آئی تو لگے حیلہ جوئی کرنے۔ باتیں بنانے۔ اور اس سے بچنے کی راہ نکالنے۔ ادھر وکیل صاحب نے کہا کہ پہلے کفر و اسلام کو ہی بیان کیا جاوے۔ انکے مجبور کرنے پر یہ بھی منظور کر لیا گیا۔ لیکن جب غیر احمدیوں نے نبوت مسیح موعودؑ پر اعتراض کئے۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اول اور آخر کی تحریروں میں مطابقت دکھائی جاوے۔ تو دوسرے دوستوں کے مشورہ سے یہ فیصلہ ہوا کہ چونکہ مسئلہ کفر و اسلام مسیح موعود کے نبی ہونے پر موقوف ہے۔ اس لئے ہم جب تک فریق مخالف کے لفظ لفظ کا جواب دے لیں گے۔ مسئلہ کفر و اسلام کو بیان نہ کرینگے۔ اور وکیل صاحب کو کہا گیا کہ آپ نے جواب الجواب کے لئے وقت دینے کا ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اس لئے اب ہمیں موقع دیں۔ آخر وہ بھی مان گئے لیکن برادرم محمد سعید صاحب سعدی نے یہ خیال کر کے کہ بحث کافی ہو چکی ہو۔ اور ادھر لاہوریوں نے ہمارے کسی حوالہ کا بھی رد نہیں کیا بلکہ غیر متعلق تحریریں پڑھتے رہے تھے۔ اس لئے اب زیادہ بحث کی کیا ضرورت ہے کیونکہ غیر احمدی بھی کہتے تھے کہ ۱۹۰۱ء سے بعد کی تحریروں کا کوئی جواب مرہم عیسیٰ اور عبدالحق سے نہیں بن پڑا۔ ادھر وکیل صاحب کہتے تھے۔ کہ میں اصل بات سمجھ گیا ہوں۔ اس لئے ایک تحریر اس مضمون کی وکیل صاحب کو دیگئی کہ بحث کافی ہو چکی ہے انگلیس حوالجات دیئے گئے۔ اس لئے آپ پہلے نبوت مسیح موعود کا فیصلہ کر دیں پھر ہم کفر و اسلام پر بحث کرینگے۔ اور فیصلہ جلد ہونا چاہیئے۔ ابھی یہ فیصلہ نہیں ملا۔ اور انشاء اللہ العزیز فیصلہ ہمارے ہی حق میں ہوگا۔ جیسے کہ مولوی عمرالدین صاحب نے مباحثہ سے پہلے بھی اور درمیان میں بھی بارہا کہلایا تھا :۔

عبدالحق نے یہ بھی لکھا ہے کہ عمرالدین نے مرزا صاحب کو ان معنوں میں نبی کہا کہ جن معنوں میں انبیاء سابق نبی تھے یہ بالکل سچ ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ بلحاظ نفس نبوت کے تو حضرت اقدس مرزا صاحب ویسے ہی نبی ہیں جیسے دیگر جملہ انبیاء۔ مگر فرق یہ ہے کہ وہ تمام براہ راست نبی بنے تھے۔ اور یہ فیض محمدی سے اس لئے ان کا نام اُمتی بھی ہوا اور نبی بھی۔ اور اسی وجہ سے ظلی یا بروزی نبی بھی کہتے ہیں لیکن عبدالحق نے اپنے مضمون میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہو کہ گویا انہوں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے الفاظ ما نعنی من النبوۃ ما یعنی فی الصحف الاولیٰ کا انکار کر دیا۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے اور یہ مولوی صاحب نے حقیقۃ الوحی میں سے ہی دکھا دیا تھا کہ حضرت اقدس کا اس جملہ سے مطلب صرف یہ ہے کہ آپ کی نبوت براہ راست نہیں اور بس۔ مگر چونکہ مسیح موعود کی نبوۃ بالواسطہ ہے۔ اس لئے آپ کا منکر بالواسطہ ہی کافر بھی ہے۔

منشی عبدالحق کا یہ کہنا کہ گویا انہوں نے مولوی عمرالدین صاحب کے پیش کردہ دلائل کا ردّ کر دیا۔ بالکل غلط ہے بلکہ خود وکیل صاحب کے سامنے اقرار کیا کہ ہم مولوی عمرالدین کے حوالوں کا ابھی جواب نہیں دے سکے۔ اسلئے ہمیں ان کا بھی جوابدینے کی اجازت دی جائے۔ لیکن چونکہ یہ پہلے ہی بہت سا وقت ضائع کر چکے تھے۔ اس لئے دوبارہ موقع تو نہ دیا گیا۔ مگر یہ ضرور ثابت ہو گیا کہ لفظ لفظ کی تردید کر دینے کا اظہار محض جھوٹ ہے :۔

پھر یہ بھی جھوٹ ہے کہ غیر احمدی احباب نے انکی کفر و اسلام کی تقریر سُن کر کہدیا کہ مرزا صاحب مجدّد تھے بلکہ آپ کی مہربانی سے وہ سب یہ کہنے لگے کہ مرزا صاحب کی کتابوں میں بہت تضاد ہے جو پہلے کہتے تھے۔ بعد میں بالکل اس کے خلاف کہنے لگے۔ لیکن اگر آپ سنہ ۱۹۰۱ء سے بعد کے مقابل پہلی تحریریں پڑھ کر تطابق کرتے تو وہ یہ نہ کہہ سکتے۔ اور یا ہمارا جواب الجواب سننے کا انہیں موقعہ دیتے۔ تو یقیناً وہ یہ اعتراض کرنے کا موقعہ نہ پاتے۔ اور اگر یہ سچ ہے کہ غیر احمدیوں نے

قطعی طور پر فیصلہ کر لیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ
زمانہ کے مجدّد اور ریفارمر تھے (پیغام)

تو آپ ایک ہی شخص سے اس کا اعلان کرا دیں لیکن مجدد کہنے میں وہ مولوی فضل الٰہی پروفیسر اشاعت اسلام کالج لاہور کا ہم خیال نہ ہو کیونکہ ان کے نزدیک مرزا صاحب ویسے ہی مجدد ہیں جیسے تمام مولوی یا سر سیّد احمد خان علی گڈھی۔ جس کی نسبت حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ اس کے عقاید کفریہ ہیں۔ اور وہ ہرگز لیڈر نہ تھا۔ ہاں ہم خدا کے فضل سے یہ بتا دیتے ہیں کہ اس مباحثہ میں ہی خان صاحب فضل محمد خان جالندھری بصدق دل حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خدام

میں داخل ہوئے۔ اور ایک دوسرے دوست بھی آج کل میں بیعت کرنیوالے ہیں۔ ع

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

یہ کہنا کہ مولوی عمرالدین صاحب نے بھی انکی اس تقریر کو مان لیا ہے سراسر بہتان ہے۔ بلکہ اس تقریر کے غلط ہونے پر تو ان کی پہلی تقریر ہی کافی شاہد ہے۔ اور لطف یہ کہ مولوی صاحب نے پہلے ہی کہا تھا کہ پیغامی اس قسم کی تحریریں پیش کرینگے۔ کہ دیکھو مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ دُنیا میں اتنے کروڑ مسلمان ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ اون کو مُسلمان ہی جانتے تھے چنانچہ اکثر حوالجات اس قسم کے تھے۔ اور ابھی نبوت کا فیصلہ ہونے دو۔ پھر کفر و اسلام پر بھی اون کی تقریر سُن لینا۔ پھر اس وقت قدر عافیت معلوم ہوجاویگی ✤

معاند سلسلہ عالیہ۔ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے دشمن اور منکر مرہم عیسےٰ نے جو شرائط نبوت بیان کی تھیں ان کا مدلل اور مسکت جواب اسی وقت دیا گیا۔ جسے سُنکر وکیل صاحب نے بھی کہا کہ اب معاملہ صاف اور مختصر ہو گیا جسکے یہ معنے ہیں کہ شرائط مرہم عیسےٰ غلط ہیں۔ اور اگر یقین نہ ہو تو اب ان سے پُوچھ لو۔ اور یا انتظار کرو۔ تھوڑے دنوں میں فیصلہ شایع ہو جائیگا ✤

سب سے بڑی شرط مرہم عیسیٰ نے یہ پیش کی تھی کہ نبی وہ ہوتا ہے جو امتی نہ ہو مگر جماعت احمدیہ جانتی ہے کہ یہ محض ڈھکوسلا ہے۔ حضرت مسیح موعود تو صاف لکھتے ہیں۔ کہ اُمّتی ہونا نبوت کے منافی نہیں (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸) اور اسی طرح کئی جگہ آپ نے لکھا ہے کہ عیسیٰ اُمّتی نہیں بن سکتا۔ ہاں ایک اُمّتی عیسےٰ بن سکتا ہے۔ اور میں عیسیٰ ہوں

اصل میں جواب تو خود نہیں دیا۔ اور پہلے ہی پیش بندی کے لئے کہنا شروع کر دیا ہے کہ مولوی عمرالدین صاحب کے جوابات "من چہ میگویم و طنبور من چہ مے سراید" کے مصداق تھے۔ اور کیا عجب تماشہ ہے کہ گھر پر تو مرہم عیسےٰ سے عبدالحق صاحب جھگڑتے ہیں کہ حضرت صاحب نبی ہیں۔ اور مرہم عیسےٰ کہتا ہے کہ مطلقاً نہیں تو عبدالحق کہتا ہے کہ پھر "ایک غلطی کا ازالہ" میں جو محض انکار کرنے والے کا رد حضرت اقدس نے کیا ہے وہ غلط ہوگا۔ تو مرہم عیسےٰ صاحب خاموش ہو جاتے ہیں اور پیغام میں لکھا جاتا ہے کہ ہمنے یہ کیا اور وہ کیا۔ قربان اس ایمانداری کے ✤

✤ سلطنت برطانیہ کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں سب سے بڑی اسلامی سلطنت انکی ہے۔ لیکن کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ جارج پنجم یا اراکین سلطنت مسلمان ہیں۔ افسوس یہ لوگ طرز کلام کو نہیں سمجھتے ✤

مرہم عیسیٰ کی چالبازی

مرہم عیسیٰ نے بھری مجلس میں کہا کہ مفتری علی اللہ (جس کو خدا اظلم قرار دیتا ہے) دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ اور نہ مومن کو کافر کہنے والا الٰہی خارج ہے (قال الرسول پر مرہم عیسےٰ کا قول مقدم۔ استغفراللہ) اور یہ انکے الفاظ وکیل صاحب کے نوٹوں میں موجود ہیں۔ اور عبدالحق خود گواہ ہے۔ کہ ہاں مرہم عیسیٰ نے یہ کہا اور یہ کہ گھر میں جا کر اس نے کہا کہ

حکیم صاحب یہ آج آپ نے غضب کیا جو کہدیا۔
مفتری علی اللہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں
یہ فلاسفی میری سمجھ میں نہیں آتی ✤

تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب نے ایسا ہی لکھا ہے۔ اور یہ بات عبدالحق نے مولوی عمرالدین صاحب سے انہی دنوں میں بیان کی تھی۔ لیکن ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

مرہم عیسیٰ نے پیغام میں اُلٹا ہمیں جھوٹا بنایا اور شایع کر دیا کہ اس نے ہرگز شملہ میں یہ نہیں کہا کہ مفتری علی اللہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ اور نہ مومن کو کافر کہنے والا ✤

سچ پوچھو تو مرہم عیسیٰ نے جھوٹ کو اپنا شعار ہی بنایا ہوا ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ جھوٹ آخر جھوٹے کو ذلیل کرا کر ہی چھوڑتا ہے اور میرے خیال میں اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہو گی کہ جسکے معاون ہو کر مرہم عیسیٰ تشریف لائے تھے۔ وہی کہتا ہے کہ حکیم صاحب کو جھوٹ بولنے کی عادت بھی معلوم ہوتی ہے۔ ع "وہ بھی مجبور ہے جاتی نہیں عادت اُسکی" اور یقیناً مرہم عیسیٰ نے یہ جھوٹ بولا ہے لہٰذا ہمیں زیادہ کہنے کی اب ضرورت نہیں ہے۔ احقر مرزا محمد فضل خان احمدی شملہ

دعوت الی الخیر

مختلف اقطاع عالم میں تبلیغ احمدیّت

بنگال

بھاگلپور میں جناب مکرم حکیم خلیل احمد صاحب نے ۱۱ و ۱۲ رمضان المبارک کو خدمت تبلیغ انجام دی۔ آپ کی ایک تقریر بہرہ پور میں بھی ہوئی۔ الحمدللہ کہ حاضرین پر حکیم صاحب کی دعوت کا بہت مبارک اثر ہوا چنانچہ تین نئے اشخاص داخل سلسلہ بھی ہوئے۔ انمیں دو ایف اے کے طالب علم ہیں۔ بنگال میں اکثر تعلیم یافتہ اصحاب ہمارے مکرم و معظم مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری کے بہت مداح ہیں۔ اس لئے حکیم صاحب نے اخویم مکرم مولوی مبارک علی صاحب کی تحریک پر مولانا ممدوح سے استدعا کی کہ بنگال کی طرف تبلیغی دورہ کیواسطے آمادہ ہوں آپنے وعدہ فرمایا ہے کہ کسی لمبی تعطیل کے موقعہ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا حکم پانے کے بعد چلیں گے۔ انشاءاللہ اللہ تعالیٰ ان جمیع بزرگان کی ہمت میں برکت دے اور انکی مساعی جمیلہ کو بارآور کرے ✤ آمین

یوپی (صوبہ متحدہ)

اخویم مکرم مولوی کبیرالدین صاحب ۲۱ جولائی کو لکھنؤ سے روانہ ہوئے۔ اور الٰہ آباد۔ جبل پور۔ گوندیا وغیرہ میں خدا کے فضل سے خوب تبلیغ کی۔ ترجمہ قرآن مجید (انگریزی) کا نمونہ بکثرت شایع کیا۔ پانچ سوالوں کا جواب جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت و دعاوی سے متعلق پچھلے دنوں حضرت خلیفۃ المسیح جناب فضل عمر ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا تھا۔ مُسلمانوں کے علاوہ اہل ہنود تک میں تقسیم کر دیا۔ اثناء سفر میں ایک (غیر مسلم) ریلوے افسر مسیح علیہ السلام کی قبر کا حال سُنکر نہایت متاثر ہوئے اور بڑی منت سماجت سے استدعا کی کہ اس کا مفصل کہاں اور کس طرح معلوم ہوگا۔ جس کا انکو تشفی بخش جواب دیا گیا۔ اور بھی بعض اشخاص کے ساتھ گفتگو ہوئی اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی۔ مسیح ناصری کی وفات۔ مسئلہ نبوت وغیرہ وغیرہ اُمور ضروری انکے ذہن نشین کئے۔ فالحمدللہ وجزاہ اللہ

احمدی جماعت سے خدا کے واسطے ایک شہادت

لا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ آثم قلبہ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنے پاک سلسلہ کو شیطان کے آخری حملہ سے محفوظ و مصئون رکھا ہے یہاں تک کہ شیطان کو آئیندہ حملہ کرنے سے روک دیا ہے۔ صاحبان! چونکہ ہمارے آقا و مولا روحی فداہٗ کو خداوند کریم نے مسیح کے نام سے بھیجا۔ اسلئے ضروری تھا کہ یہودا اسکریوطی جیسے ایمان فروش بھی پیدا ہوتے آپکو معلوم ہے کہ ایسے اصحاب جو بظاہر غلامانِ مسیح کہلاتے اور بباطن دشمنانِ اسلام ہیں تحمد سے تھے پیدا ہوئے لیکن چونکہ مسیح محمدی کی شان وعظمت مسیح ناصری سے اعلیٰ وارفع تھی۔ اس لئے اسکی مقدس ومطہر زندگی میں انکو موقع رخنہ اندازی کا نہ ملا پھر اس گروہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی مبارک خلافت کے عہد میں اپنا دجل پھیلانا شروع کیا۔ اور عجیب پیرائوں اور انوکھی چالوں سے اس برگزیدہ انسان کو حضرت اقدس کے فیصلوں کے خلاف حکم کرنے پر آمادہ کرتے رہے کبھی ظفر علی جیسے الد الخصام کو پیش کرکے مخالفین کے پیچھے ادائے صلوٰۃ کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کی ہو لیکن جب ان سے انکی مجدانہ کارروائیوں سے آگاہ ہوکر جماعت سے خارج کرنے کی متواتر دھمکیاں دیں۔ تو مصلحت وقت دیکھکر علانیہ شر انگیزی سے رُک گئے۔ اور اسکی وفات کے منتظر رہے۔ آخر جب اس محبوب الٰہی کا وصال ہوا۔ یکدم اپنے پوشیدہ ہتھیاروں سے میدان میں آدھمکے اگر اللہ تعالیٰ کا غالب اور قاہر ہاتھ اپنے سلسلہ کی تائید و نصرت میں غیر معمولی غیرت نہ دکھاتا تو دشمنانِ احمدیت کے فتوے کے مطابق احمدیت کبھی کی مٹ گئی ہوتی۔ اور بظاہر حالات ایسا ہی نظر آتے تھے لیکن خدا ے برتر نے اپنی ہستی کا تازہ ثبوت دینے کے۔ لئے محمود احمد فضل عمر اولوالعزم کو جلالی شان کے ساتھ کھڑا کیا۔ اور اسنے باطل کے سر پر القول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ کی شکل میں ایسے کاری حبے چلائے کہ اسکی جان کے لالے پڑ گئے لیکن باوجود اسکے باطل حرکت مذبوحی سے باز نہیں آتا اور نئی نئی چالیں احمدیوں کو بہکانے کے لئے چل رہا ہے خدا کا شکر ہے کہ خدا کے مقدس و مطہر مسیح نے اپنے صحف مکرمہ میں ہر مرض کا علاج کافی رکھدیا ہے اور قیامت تک وساوس خناس کا سد باب کردیا ہے لیکن باطل نے یہ دیکھکر کہ حضرت اقدس کی پاک کتب سے مطلب برآری نہیں ہوسکتی۔ ایک اشتہار شائع کرکے بعض باتوں کے لئے احمدی احباب سے شہادت طلب کی ہے جن کا دندان شکن جواب انشاء اللہ اسے مل رہیگا لیکن خیال آیا کہ میں بھی چند امور کے لئے مخالفین اور موافقین سے شہادت طلب کروں پیشتر اسکے کہ میں وہ امور بیان کروں اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بحث میں تین قسم کے احباب شامل ہیں۔

(۱) اہلبیت نبوی جن کا تقدس وتطہر خدا ے پاک کی متواتر وحی سے ثابت ہے ایسا ہی اہلبیت حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی جو بوجہ قرب اتم اہلبیت نبوی کا جزو لاینفک ہیں اور انکی تطہیر بھی مسلم ہے۔

(۲) علمائے ربانی۔ جنہوں نے بفضلہ تعالیٰ آغاز احمدیت سے اس پاک سلسلہ کی پوری پوری خدمت کی اور اپنے علم و اتقا کے کمال سے احمدیت کی بھاری روکوں یعنی علمائے مخالفین کو دم بخود کیا۔

(۳) بعض انگریزی دان اور دنیا پرست جو علوم حقہ دینیہ اور اتقا کی نعمت سے محروم تھے مگر اپنی شخصیت اور وجاہت کے ہمیشہ متمنی رہے ہیں۔

پس میں ان تینوں اقسام کے احباب سے مندرجہ ذیل امور کے متعلق شہادت طلب کرتا ہوں۔ کہ آپکا عقیدہ حضرت اقدس کے وصال تک اس بارہ میں کیا تھا؟ اس بات کو نظر انداز کردیں کہ بعد میں پیدا ہونے والے بعض وساوس نے آپکے دل میں کیا کیفیت پیدا کی امور مستفسرہ یہ ہیں

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کیوقت تک آپ خلافت سلسلہ کے قائل تھے یا نہیں؟ اپنے طرز عمل کو بھی جو اسوقت آپ سے ظہور میں آیا مدنظر رکھئے گا۔

(۲) قادیان کو مرکز احمدیت مانتے تھے یا نہیں؟

(۳) حضرت اقدس کے قائم کردہ سلسلوں کو جاری رکھنا اور وہاں چندہ دینا خدا کی خوشنودی کا باعث سمجھتے تھے یا نہیں؟

(۴) مقبرہ بہشتی جو خود حضرت اقدس نے تجویز فرمایا (نہ کہ اس کے بیکاروی خود تجویز کردہ) اس میں دفن ہونے اور اسکے لئے زندگی میں وصیت کرنے کو حسب فرمان مسیح موعود علیہ السلام ضروری سمجھتے تھے یا نہیں؟

(۵) منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنے کو حضرت اقدس کی ناراضگی کا سبب سمجھتے تھے یا نہیں

(۶) حضرت ام المومنین کی عزت اور اولاد حضرت اقدس کی محبت حضرت کی خوشنودی کا ذریعہ سمجھتے تھے یا نہیں اور ان دعاؤں کی قبولیت پر ایمان رکھتے تھے یا نہیں جو حضرت ممدوح نے متواتر درد دل سے اولاد کے بارہ میں کیں۔ نیز جو الہامات مبشرات اولاد کے بارے میں حضرت اقدس نے سنائے انکو منجانب اللہ مانتے تھے یا نہیں؟

(۷) حضرت اقدس کی دعاوی پر ایمان لانا ہر مسلمان کیلئے ضروری سمجھتے تھے یا نہیں؟

(۸) قادیان کی ہجرت کو باعث خوشنودی خدا اور حضرت اقدس کی رضامندی کا موجب سمجھتے تھے یا نہیں؟

(۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم کے مطابق خلافت راشدہ شیخین کو مطابق آیت استخلاف سمجھتے تھے یا نہیں؟

(۱۰) گورنمنٹ کی اطاعت کو جزو ایمان اور گورنمنٹ کے خلاف خفیہ اور علانیہ سب قسم کی سوسائیٹیوں سے قطع تعلق کو لازمہ دین سمجھتے تھے یا نہیں؟ (تلک عشرۃ کاملۃ)

خاکسار اللہ دتا احمدی سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول رام نگر ضلع گوجرانوالہ

ایک اطلاع

بعض احباب اخبار میں درج ہونے کے متعلق مضامین بنام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ارسال کرتے ہیں جس سے مضامین کے دفتر میں پہنچنے میں التوا ہو جاتا ہے کیونکہ بعض اوقات صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں ڈاک بند رہتی ہے پس اطلاع دیجاتی ہے کہ تمام وہ احباب جو الفضل کی قلمی معاونت کرتے ہیں اپنے مضامین ایڈیٹر الفضل کے نام ارسال فرمائیں تا مضامین براہ راست ایڈیٹر کے پاس پہنچکر جلدی شائع ہوسکیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ
(فرمودہ ۲۳ر جولائی ۱۹۱۵ء)

الٓمّٓ ذٰلک الخ اولٰئک ھم المفلحون

قرآن شریف خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کے لئے ایک ہدایت نامہ ہو کر آیا ہے اور ایسے وقت میں آیا ہے جب کہ دنیا میں اور بہت سے مذاہب موجود تھے۔ اور ان کے قدم جم چکے تھے۔ ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمی ان کے ماننے والے موجود تھے گویا ان کی جڑیں بہت دور تک پھیل چکی تھیں۔ اسوقت ایسے درختوں کے سائے میں اسلام ایک چھوٹا سا پودا اُگا اور یہ بات ظاہر ہے کہ بڑے درخت کے نیچے چھوٹے پودے سرسبز نہیں رہتے اور سائے میں درخت نہیں اُگا کرتا۔ چھت کے نیچے پودہ کبھی اس طرح پھل پھول نہیں سکتا جس طرح کھلے میدان میں پھلتا پھولتا ہے وکلا کالجوں سے نکل کر ہمیشہ ایسے مقام پر پریکٹس شروع کرتے ہیں جہاں زیادہ وکیل نہ ہوں کیوں؟ اسلئے کہ ابتدا میں چونکہ کافی ملکہ نہیں ہوتا۔ لہذا دوسروں کے مقابلہ میں شہرت نہیں ہو سکتی۔ لاہور جیسے مقام میں جہاں سینکڑوں وکیل ہیں کسی وکیل کا کالج سے نکلکر پریکٹس شروع کرنا اور پھر سب وکیلوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکلجانا بہت مشکل کام ہے اس لئے جب کوئی وکالت شروع کرتا ہے تو کسی ایسے مقام پر چلا جاتا ہے جہاں چھوٹے چھوٹے وکیل ہوں اور جب وہاں اسکی شہرت ہو جاتی ہے تو مشہور جگہ پر آجاتا ہے کیونکہ مقابلہ میں قدم جمنا بہت مشکل ہوتا ہے تو قرآن شریف دنیا میں اسوقت بھیجا گیا جبکہ مذہبی پہلوان بہت سے موجود تھے اور ان کے بڑے بڑے دعوے تھے بڑی بڑی جماعتیں اور بڑی بڑی کتابیں تھیں ایسے وقت میں اسلام کا دعوی اور صرف دعوی ہی نہیں بلکہ چیلنج دینا کہ آؤ مقابلہ کرو۔ ایسا دعوے ہے جس کی نظیر نہیں مل سکتی اپنے اپنے مذہب کا پرچار کرنا الگ بات ہے مثلاً عیسائیت جب آئی تو حضرت مسیح کے مقابلہ میں صرف یہود تھے اور ساری دنیا سے انکا مقابلہ نہ تھا چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام یہی کہتے رہے کہ میں سوروں کے آگے موتی نہیں ڈالتا۔ کوئی اپنے بچے سے روٹی چھین کر اوروں کو نہیں دیتا وغیرہ وغیرہ۔ غیر قوموں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنی طرف بلایا بھی لیکن انہوں نے نہ مانا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ میں صرف بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا ہوں اگر میں نے کسی اور قوم کی طرف توجہ کی تو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکوں گا۔ عیسائیت کی تبلیغ ساری دنیا کو کیگئی۔ مگر اسوقت جبکہ حضرت مسیح نہ رہے اور اصل عیسائیت میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو گیا تو ایک ایسے درخت میں جو کھلے میدان میں لگے۔ اور ترقی کر جائے اس درخت سے جسے بڑے درختوں کی جڑوں میں لگایا جائے اور جو ان کو اکھاڑ کر پھینک دے۔ بہت فرق ہے یہی فرق اسلام اور عیسائیت میں ہے۔ اسلام اسوقت دنیا کے سامنے پیش کیا گیا جبکہ اس نے ابتدا میں ساری دنیا کو مقابلہ کا چیلنج دیدیا لیکن مسیحیت ایک خاص قوم تک محدود رہی اور اگر باقی دنیا کی طرف اسنے رخ کیا۔ تو اسوقت جبکہ ایک جماعت پیدا ہو چکی تھی۔

غرض قرآن مجید ایسے زمانہ میں آیا جس میں سب مذاہب پھیلے ہوئے تھے۔ اس نے آکر سب کو چیلنج دیا کہ آؤ مقابلہ کرو اور مقابلہ بھی معمولی نہیں بلکہ یہ کہا کہ الٓمّٓ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ میں ایک ایسے خدا کی طرف سے آیا ہوں جس کے علم کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اعلم ہے مقابلہ تو الگ رہا لا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اسکے علم کو تو کوئی پا ہی نہیں سکتا جبتک کہ وہ خود ہی اپنے فضل سے یہ نہ کہے کہ آؤ میں تمہیں سکھا دیتا ہوں اس سے خدا تعالیٰ نے دنیا کو بتایا کہ تم جو اسلام کا مقابلہ کروگے تو اسکی بنا تمہارے علم پر ہوگی مثلاً کوئی کہے کہ اس مذہب کی کیا ضرورت تھی اس کتاب کی کیا ضرورت تھی؟ یہ مذہب کس طرح چل سکیگا اسکے متعلق ابتدا میں ہی خدا تعالیٰ نے فرما دیا کہ میں بڑے علم والا ہوں بھلا میں کسی ایسے مذہب کو بھیج سکتا ہوں جو پھیل نہ سکے اور جس کی دنیا کو ضرورت نہ ہو

تو قرآن شریف ایک کامل کتاب ہے جو دنیا کی طرف بھیجی گئی ہے اسمیں کوئی شک نہیں کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس میں کتنی طاقت ہے دیکھو سایہ دار درختوں کے نیچے سے اسلام کا پودا نکلا مگر بڑھتے بڑھتے ایسا بڑھا کہ اس نے سب کو اکھاڑ کر پرے پھینک دیا اور خود انکی جگہ لے لی۔ عرب میں مکہ مشرکوں کا مرکز تہا۔ اور یہ پودا وہیں سے نکلا اور اس نے شرک کی جڑوں کو ایسا اکھیڑا کہ سارے عرب میں کہیں اسکا نام و نشان بھی نہ چھوڑا۔ چنانچہ عرب کے مشرکوں کا جو مذہب تہا وہ اب صفحۂ دنیا پر کہیں نہیں پایا جاتا۔ پھر ان علاقوں میں جہاں اسلام کی ابتدا ہوئی یہودی اور مجوسی رہتے تھے۔ لیکن انہیں ایسا اکھیڑا کہ عرب سے مسیحیت اور مجوسیت کا نام و نشان مٹ گیا حتی کہ مجوسیت کو ایران شام اور مصر میں بھی شکست ہوئی جو علاقے پاس پاس تھے اور جنھوں نے اسلام کا مقابلہ کیا یا یہ کہا کہ ہم اسلام کو کچل ڈالینگے۔ ان کا تمام علاقوں سے نام و نشان مٹ گیا۔ عرب سے یہودیت عراق سے مجوسیت اور مصر سے مسیحیت مٹی۔ غرضیکہ وہ تمام علاقے جنھوں نے اسلام کی مخالفت کی ٹھانی۔ انکے مذاہب کو جڑوں سے اکھیڑ کر پھینکدیا گیا۔ کس طرح؟ تلوار کے ذریعہ نہیں کیونکہ تلوار سے دلوں کی فتح نہیں ہو سکتی۔ لیکن اسلام نے جو فتوحات کیں وہ دلوں پر تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایسی کامل کتاب ہے کہ اپنے کمال سے فتح حاصل کرتی ہے اور جو شخص اللہ کا تقویٰ رکھنے والا ہو۔ وہ اس سے ایکدم جدا نہیں ہو سکتا۔ جدھر یہ لے جائیگی ادھر ہی جائے گا یہ اسکے لئے رہنمائی اور ہدایت کا موجب ہو جائے گی مگر لفظی متقی نہیں۔ بلکہ وہ جو خدا کی عبادت کرے۔ اور خدا کے تمام حکم ماننے کے لئے تیار رہے اور جسے یقین ہو کہ اعمال کا بدلہ ایکدن ضرور ملے گا۔ ان کو قرآن کے ذریعہ ضرور ہدایت ہو جاتی ہے چنانچہ دوسری جگہ اس مضمون کی خدا تعالیٰ نے اس طرح تشریح فرمادی ہے کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو لوگ خواہ کسی مذہب کے ہوں اگر ہمارے راستہ میں کوشش کریں تو ہم انہیں راہ دکھا دیتے ہیں۔ تو قرآن کریم دنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور ایسے وقت میں آیا۔ جبکہ مخالف بڑے زوروں پر تھے مگر باوجود اسکے خدا تعالیٰ نے

اسکی حفاظت کی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اس سے تعلق رکھا کامیاب ہوگئے اور کوئی ان کا مقابلہ نہ کرسکا۔ اور یہ زمانہ نبوت کے طور پر چلا آیا ہے۔ اس زمانہ میں بھی یہی ہدایت جس کو ملی اسے ایسے بلند مقام پر لے گئی کہ بلند سے بلند دشمن کا ہاتھ اس سے بہت پیچھے رہ گیا۔ اور جس نے اس پر تھوکا۔ اسکے منہ پر ہی پڑا۔ جس نے اسکی طرف خاک اڑائی۔ اس نے اپنے ہی اوپر اڑائی۔ پس الہی کتاب کے ہوتے ہوئے جس کے مقابلہ میں کوئی مذہب کوئی کتاب کوئی تعلیم نہیں ٹھہر سکتی مسلمان دوسری کتابوں کی طرف متوجہ ہوں تو کتنا تعجب ہے۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کی تباہی کی یہی وجہ ہے کہ انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے اول تو پڑھتے ہی نہیں اور اگر پڑھتے ہیں تو رسمی طور پر انکی مثال ایسی ہے کہ کوئی گھر میں ہوتے ہوئے کوئی پیاسا ہو کپڑے ہوتے ہوئے ننگا ہو۔ کھانا ہوتے ہوئے بھوکا ہو۔ درخت کے پاس بیٹھے ہوئے دھوپ میں جل رہا ہو چونکہ مسلمانوں نے اپنے مذہب کو چھوڑ دیا۔ اس لئے اسکے نتیجہ میں دکھ مصیبتیں اٹھانے لگے۔ اور ایسے رسوا اور ذلیل ہوگئے کہ دنیا نے انکی رسوائی کو ان کے مذہب کا نتیجہ قرار دیدیا۔ لیکن اگر وہ قرآن پر غور و تدبر اور اس پر عمل کرتے۔ تو ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا تھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم و اولٰئک ھم المفلحون۔ اسلام کے اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج تو الگ رہے قرآن کے مطابق عمل کرنے والے پر غیر تو کوئی غلبہ نہیں پاسکتا ہمارے زمانہ میں خدا نے اپنا فضل کرکے ایک انسان مبعوث فرمایا۔ جس نے ادھر ادھر سے لوگوں کو اکٹھا کرکے قرآن کی تعلیم پر عمل کرنا سکھایا۔ پس ہماری جماعت کو اسکی قدر کرنی چاہئے کہ یہ تعویذ جس گھر میں ہو۔ شیطان اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور جس کے پاس ہو۔ اس پر حملہ نہیں کرسکتا بھلا ممکن ہے کہ جہاں شیر ہو وہاں گیدڑ داخل ہوسکے اسی طرح ممکن نہیں کہ جہاں قرآن ہو۔ وہاں باطل گھس سکے۔ جس دل میں قرآن کے معارف ہوں اس میں شیطان ہرگز نہیں گھسیگا۔ اور وہ جس کے دل میں شیطان وساوس اور بدعقائد پیدا کرتا ہے یقیناً یقیناً اسکے دل میں کوئی کونہ ایسا ہے۔ جس میں قرآن نہیں ہے اسلئے اس میں شیطان داخل ہوجاتا ہے۔

رمضان کے دن قرآن سے خاص تعلق رکھتے ہیں کیونکہ اس میں قرآن شریف کی ابتدا ہوئی۔ پھر آنحضرت صلعم رمضان کے مہینے میں قرآن کا دور ختم کرواتے تھے اسلئے یہ مہینہ خصوصاً قرآن پر غور کرنیکا ہے اور قرآن ایک ایسا سمندر ہے کہ اس میں غوطہ لگانے والا کبھی موتیوں سے خالی نہیں آتا ہماری جماعت کو چاہئیے اس ماہ میں قرآن کا زیادہ مطالعہ کرے تا خدا تعالےٰ ان کے دلوں کو معرفت اور روحانیت سے بھردے +

اشتہار زیر آرڈر نمبر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

ریاست مالیر کوٹلہ

بعدالت منشی محمد نواب خان صاحب نائب ناظم و منصف درجہ اول ریاست مالیر کوٹلہ مقدمہ دیوانی نمبر ۴۸ مرجوعہ ۲ جون ۱۹۱۵ء

دھنی رام ولد رلا رام کھتری احمد گڑھ مدعی	بنام نند لپر بوہا جیٹ ساکن باڈھر ہاے کلاں مدعا علیہ

دعویٰ ادائے مبلغ ... کلدار اصل و سود و برآمدگی بہی

مقدمہ عنوان الصدر میں تعمیل سمن مدعا علیہ پر نہیں ہوئی۔ اور مدعی چاہتا ہے کہ نوٹس اخبار میں دیا جاوے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر نمبر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۱۵ء بوقت ۷ بجے صبح دن کے حاضر عدالت احمد گڑھ ہو کر برائے جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ بعد انقضائے میعاد کے بوجہ عدم حاضری مدعا علیہ کے کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ المرقوم ۲۴ جولائی ۱۹۱۵ء

آج میری قلم اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط محمد نواب خان صاحب نائب ناظم احمد گڑھ